اسلام میں بیوی اور شوہر کے حقوق

حجۃ الاسلام مولانا محمد صحفی صاحب
مترجم: مولانا فضل حق صاحب

اکیلا مرد ایک ناقص ہستی ہے اور اسی طرح اکیلی عورت بھی ایک ناقص ہستی ہے ان کے ناقص ہونے کی وجہ یہ ہے کہ نسل کی بقا اور زندگی کی تشکیل میں دونوں ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔

شرعی اور قانونی ازدواج دونوں کے نقائص دور کرتا ہے اور ان کے وجود کے بارآور ہونے کا سبب بنتا ہے۔

بقائے نسل کے مسئلے کے علاوہ ہر مرد اور عورت کے لئے جسمانی اور روحانی صحت اور زندگی کی نعمتوں سے صحیح طور پر بہرہ ور ہونے کے لئے بھی خاندان کی تشکیل ضروری ہے۔

جو عورتیں اور مرد تجرّد کی زندگی بسر کرتے ہیں انھیں زیادہ تر اعصابی اور نفسیاتی تکالیف میں مبتلا ہونے کا خطرہ رہتا ہے کیونکہ اگر جنسی خواہشات کو دبا دیا جائے تو اس کا نتیجہ وحشت ناک بیماریوں کی صورت میں نکلتا ہے اور اگر وہ شُتر بے مہار بن جائیں اور خلاف شرع طریقوں سے ان خواہشات کو پورا کریں تو اس کے زیادہ خطرناک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

ازدواج اور خاندان کی تشکیل کی ضروری شرائط پوری کرتے ہوئے ان امور کو انجام دینا فطرت کا فرمان اور خلقت کا ایسا قانون ہے جس سے سرتابی کی بڑی سنگین سزا ملتی ہے۔ جو عورت اور مرد اس اہم کام کو رشتۂ ازدواج کے ذریعہ انجام دیں انھیں چاہئے کہ اس رشتے کے ذریعے ان پر جو فرائض اور ذمے داریاں عائد ہوتی ہیں ان کی جانب توجہ دیں اور خوشحال زندگی گزارنے کے لئے اپنے فرائض پر پورا پورا عمل کریں۔

اپنے ازدواج کی بنیاد ہوا وہوس اور نفسانی خواہشات پر نہ رکھیں اور مال و دولت یا حسن و جمال کی خاطر ازدواج نہ کریں کیونکہ ایسے رشتے کمزور اور ایسی شادیاں بے بنیاد ہوتی ہیں۔ انھیں چاہئے کہ اس کام کے اقدام سے جو عظیم مقصد پیش نظر ہونا چاہئے اسے فراموش نہ کریں اور کافی غور و خوض اور چھان بین کے بعد اپنے آئندہ جیون ساتھی کا انتخاب باایمان، عقل منداور لائق افراد میں سے کریں۔

عورت اور مرد، عورت ہونے یا مرد ہونے کی بنا پر ایک دوسرے پر کوئی تفوق نہیں رکھتے۔ خلّاق عالم کی نظروں میں دونوں انسان ہیں اور اپنے اپنے حقوق رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

''اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت (آدم اور حوّا) کی نسل سے پیدا کیا اور تمہیں گروہوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو (لیکن یہ قبیلوں اور گروہوں کا اختلاف برتری کا معیار نہیں ہے) بلاشبہ تم میں اللہ کے نزدیک زیادہ مکرم وہی ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو۔'' (سورۃ الحجرات: آیت ۱۳)

ہر دوسرے نظام کی طرح گھر کی ترتیب و تنظیم کے لئے بھی ایک سرپرست اور ذمے دار شخص کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ ہر وہ تنظیم جس میں کوئی ذمے دار اور جواب دہ شخص نہ ہو اس کی خرابی اور بربادی ایک یقینی امر ہے۔

اب یہ دیکھنا چاہئے کہ اس تنظیم (یعنی گھر اور خاندان) کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھتے ہوئے کس کو ذمہ دار اور جواب دہ ٹھہرایا جائے۔ مرد کو، عورت کو یا دونوں کو؟

بلاشک وشبہ مرد اور عورت دونوں کے سربراہ بن جانے سے

نہ صرف یہ کہ مشکل حل نہیں ہوسکتی بلکہ پریشانی اور بدنظمی میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ تجربے سے ثابت ہو چکا ہے کہ کسی ادارے کے دوسربراہ ہونا کوئی سربراہ نہ ہونے سے زیادہ نقصان دہ ہے اور جس مملکت کے دو مستقل حکمراں ہوں وہ ہمیشہ بدنظمی کا شکار رہتی ہے۔

بدنظمی کے علاوہ اگر ماں اور باپ میں گھر کی سربراہی کے سلسلے میں اختلاف اور کشمکش ہوتو ماہرین نفسیات کے نظریے کے مطابق جو بچے ایسے گھر میں تربیت پائیں وہ روحانی اور اعصابی پیچیدگیوں اور خلل دماغ کا شکار ہوجاتے ہیں۔

مندرجہ بالا مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات میں کوئی شک باقی نہیں رہتا کہ گھر اور خاندان کے امور کی ذمے داری عورت یا مرد میں سے کسی ایک کے سپرد ہونی چاہئے اور اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اپنی جسمانی ساخت اور ذہنی رجحان کی بدولت مرد اس ذمے داری سے عہدہ برآ ہونے کا زیادہ اہل ہے۔

ماہرین اور دانش مندوں کی تصدیق کے مطابق جہاں تک جذبات کا تعلق ہے عورت کو مرد پر برتری حاصل ہے اور سوچ بچار کے معاملے میں مرد فائق ہے اور چونکہ انتظامی امور کے لئے عقل وفکر کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے لہٰذا عقل سلیم یہ حکم دیتی ہے کہ خاندان کے نظم ونسق کی اہم ذمے داری مرد کے کندھوں پر ڈالی جائے اور سربراہی اور سرپرستی کا کام اس کے سپرد کیا جائے۔

مقنّنِ اسلام کی نظر میں بھی فطرت کا حکم یہی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے:

''ان خصوصیات کی بنا پر جو اللہ نے انھیں عطا فرمائی ہیں اور ان مالی ذمے داریوں کی وجہ سے جو انھوں نے (اپنی بیوی کے اخراجات کے سلسلے میں) قبول کی ہیں مرد، عورتوں کے سرپرست ہیں۔'' (سورۃ النساء: آیت ۳۴)

اپنی بیوی کی بہ نسبت مرد کی سرپرستی دنیا کے تمام ممالک میں تسلیم کی جاتی ہے اور عورتیں بھی اس صورت حال سے خوش ہیں۔

فرانس کے جدید قانون کی دفعہ ۲۱۳ کی رو سے گھر کی سربراہی، نظم ونسق اور سرپرستی مرد کے ذمے ہے اور دوسری اقوام کے قوانین وضوابط میں بھی قانون یا روایت کے مطابق یہی صورت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے خاندان کے امور کے نظم ونسق کی رہنمائی اور ذمے داری مرد کے سپرد کی ہے اور یہ وظیفہ اسے سونپ دیا ہے۔ مرد کو یہ ذمے داری تفویض کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ جسمانی لحاظ سے زیادہ طاقتور ہے اور سخت کام کرنے اور اپنے اہل وعیال کا دفاع کرنے کا زیادہ اہل ہے۔

جسمانی اور روحانی لحاظ سے عورت کی بناوٹ ایک خاص لطافت رکھتی ہے اور اس کے جذبات اور احساسات بھی نازک ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں عورت اپنی ماہانہ نقاہت کے دنوں میں، حمل کے دوران اور بچے کو دودھ پلانے کی مدت میں نہ صرف یہ کہ لامحدود سرگرمیوں کی قوت نہیں رکھتی بلکہ کسی دوسری جانب سے نگہداشت اور سرپرستی کی محتاج ہوتی ہے۔

مرد کا اپنے خاندان کا سربراہ ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ دوسروں کا مالک ہے اور وہ اس کے غلام ہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ مرد نے خاندان کی مالی اعانت، ذہنی پرورش اور جسمانی حفاظت کی جو ذمے داریاں سنبھالی ہیں ان کی بنا پر وہ سربراہ کہلا سکتا ہے لیکن اس کے اختیارات کی حدود اللہ تعالیٰ کی جانب سے قطعی طور پر متعین کردی گئی ہے اور اسے معقولیت کی حد سے تجاوز کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ اسلام نے مرد کو خاندان کے سربراہ کا رتبہ عطا کرتے وقت عورت کی حُبِ جاہ کو بھی نظرانداز نہیں کیا اور اسے امور خانہ داری کا سربراہ قرار دیا ہے۔

رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ہے:

''كُلُّ نَفْسٍ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ سَيِّدٌ فَالرَّجُلُ سَيِّدُ اَهْلِهٖ وَالْمَرْئَةُ سَيِّدَةُ بَيْتِهَا۔''

''ہر بشر آزاد اور خودمختار ہے۔ مرد کو اہل خانہ کے انتظام اور عورت کو خانہ داری کے امور میں آزادی اور خودمختاری حاصل ہے۔''

رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے:

''کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ فَالْاِمَامُ رَاعٍ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ وَالْمَرْئَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ زَوْجِھَا وَعَلٰی وَلَدِہٖ فَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ۔'' (صحیح بخاری، ج ۳ باب النکاح)

''تم سب اپنے اپنے حصے کے سرپرست اور نگراں ہو اور سبھی اپنی اپنی ذمے داری کے لئے جواب دہ ہو۔ حاکم اور امام قوم کے لئے جواب دہ ہے، مرد خاندان کے لئے جوابدہ ہے، عورت گھر کے امور اور اولاد کے لئے جواب دہ ہے اور جو کوئی جتنا اختیار رکھتا ہے اس کے لئے جواب دہ ہے اور جو فرائض اللہ تعالیٰ نے اس کے سپرد کئے ہیں ان کی انجام دہی کا ذمے دار ہے۔''

اس کے علاوہ قرآن مجید میں مردوں کو صریحاً یاد دہانی کرائی گئی ہے کہ:

''عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔'' (سورۃ النساء: آیت ۱۹)

''اپنی بیویوں سے نیکی اور مہربانی کا سلوک کرو اور ناانصافی اور تُرش روئی سے پرہیز کرو۔''

(جاری)

مدح حسن مجتبیٰؑ

سید صغیر الحسن عابدی صاحب جائسی

روز ازل سے حق کا یہی انتخاب ہے
نور علیؑ بھی نور رسالت مآبؐ ہے
ان سے نظر ملائے بھلا کس میں تاب ہے
اس نور ہی سے نور حسنؑ بھی جلوہ گر
ماں جس کی فاطمہؑ ہے سلونی زباں پدر
انداز گفتگو ہے کہ کھلتا گلاب ہے
اک بھائی نے قلم کو جو تلوار کردیا
بیعت سے ایک بھائی نے انکار کردیا
تحریر تو الگ ہے مگر اک کتاب ہے
چودہ دہن میں ایک زباں کا کمال ہے
ہر ایک فرد ان میں محمدؐ خصال ہے
اس گھر کا فرد فرد محمدؐ جواب ہے
ناقہ بنا ہوا ہے جو محبوب کردگار
حوریں تمام خلد بریں کی کئے حصار
رب رسولؐ کا یہ عجب انتخاب ہے

اس نور اولیں سے جہاں فیضیاب ہے
ان کا کوئی جواب نہ ان کا جواب ہے
یعنی اک آفتاب ہے اک ماہتاب ہے
اس نور پر ہے دیکھئے بحرین کا اثر
حق بھی ادھر چلا ہے یہ مڑ جاتے ہیں جدھر
لہجہ اگر بدل دیں تو پھر انقلاب ہے
شامی سیاستوں پہ عجب وار کردیا
سوئے ہوئے ضمیر کو بیدار کردیا
ہر دشمن رسول کو تنہا جواب ہے
چہرے تو مختلف ہیں مگر اک جمال ہے
ان کی ثنا صغیرؔ کے خاطر محال ہے
صلح حسنؑ بھی صلح رسالت مآبؐ ہے
کتنا حسیں سماں ہے جھلکتا ہے کتنا پیار
صدقہ اے جبرئیل ذرا دیجئے اتار
ہاتھوں میں ان کے زلف رسالت مآبؐ ہے